وہ انسان موم بتی کی طرح پگھل گیا
آکاس بیل
زین علی کے قلم سے

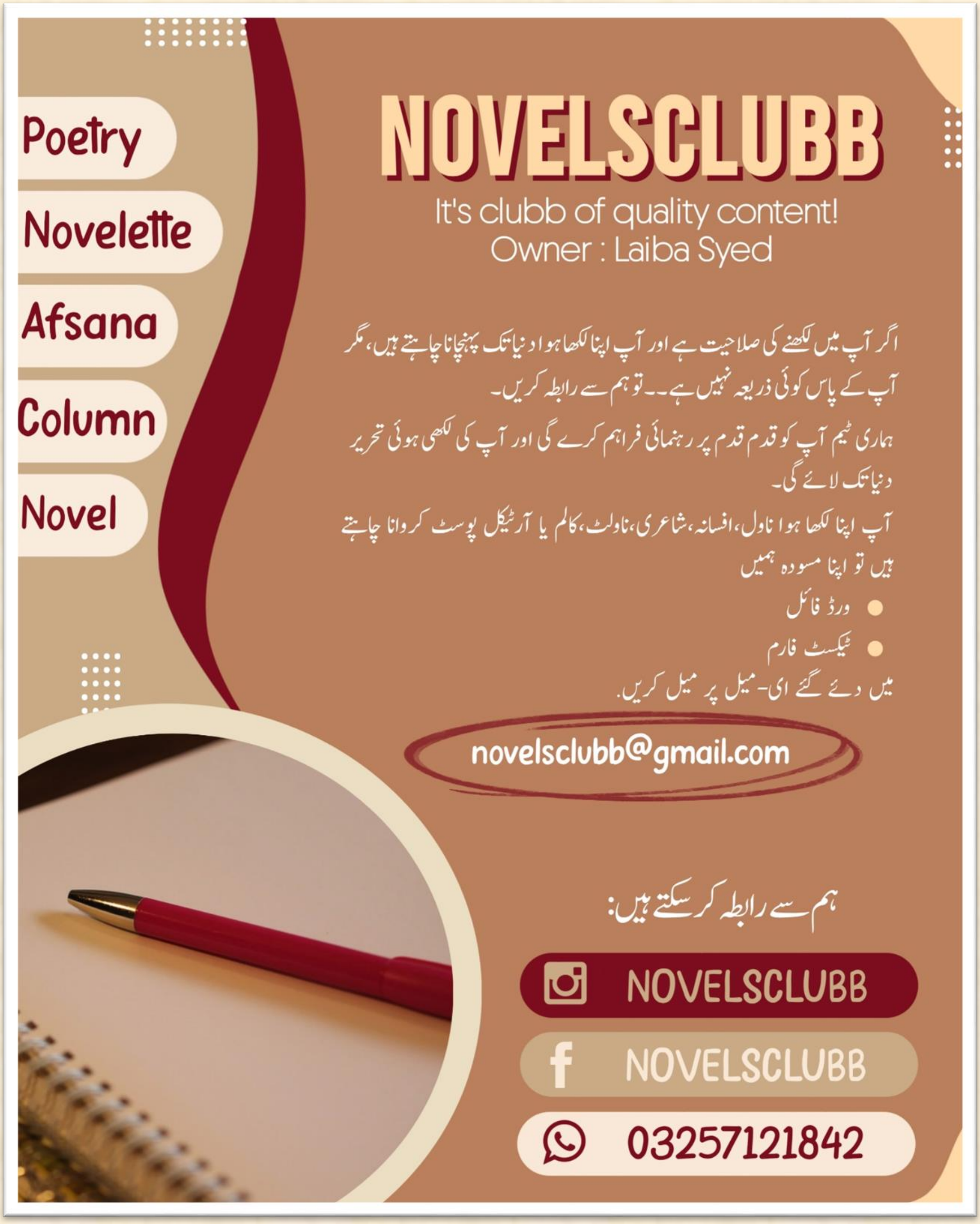
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیئے گئے ای-میل پر میل کریں۔
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

آکاس بیل

از قلم

زین علی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ناول "آکاس بیل" کے تمام جملہ حق لکھاری "زین علی" کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹ فارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہو گی۔ "ناولز کلب" کا پی ڈی ایف بغیر اجازت پوسٹ کرنا منع ہے، بغیر اجازت کہانی/پی ڈی ایف کا استعمال کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جاسکتی ہے۔ اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔

آکاس بیل

زین علی

''مجھے ہر روز ایک خواب آتا ہے۔'' وہ سنگل صوفے پر بیٹھا ہوا تھا۔

اسکے سامنے کرسی پر ایک لڑکا بیٹھا ہوا تھا۔اس کے ایک ہاتھ میں نوٹ بک تھی اور دوسرے میں پین۔اس لڑکے کو چشمہ لگا ہوا تھا اور وہ صوفے پر بیٹھے لڑکے کی بات سن کر یوں نوٹس بنا رہا تھا، جیسے اسکا تھراپسٹ ہو۔

''مجھے اپنے خواب کے متعلق بتاؤ۔'' چشمے والے لڑکے نے پوچھا۔

''مجھے وہ خواب اب اکثر آتا ہے۔۔۔مجھے سرخ آسمان دکھائی دیتا ہے۔'' لڑکا ایک پل کو رکا اور سامنے بیٹھے لڑکے کو غور سے دیکھا۔

سامنے بیٹھا لڑکا انتہائی سنجیدگی سے سن رہا تھا۔

''سرخ آسمان دراصل سرخ بادلوں سے بھرا ہوتا ہے اور اگلے ہی لمحے بارش ہوتی ہے۔خون کی بارش۔۔۔''لڑکا ڈرے ڈرے انداز میں بولتا رہا۔''خون کی بارش سے میں خوف زدہ ہو کر بھاگنے لگتا ہوں اور کسی محفوظ پناہ گاہ کی تلاش میں ادھر ادھر نظریں گھماتا ہوں لیکن آس پاس گھنے جنگل کے علاوہ کچھ دکھائی نہیں دیتا۔پھر۔۔۔اچانک وہ چہرہ دکھائی دیتا ہے۔۔۔۔''وہ اتنا بول کر خاموش ہو گیا۔

''صارم مجھے اس چہرے کی متعلق بتاؤ۔''چشمے والے لڑکے نے نوٹ بک پر کچھ لکھتے ہوئے کہا۔''کیا وہ چہرہ خوفناک ہے۔''

''حیات یار بس بہت ہوا۔تم ایسے ایکٹنگ کر کے میری پرابلم حل نہیں کر سکتے۔''صارم چڑ کر صوفے سے اٹھا۔

''سیشن اتنا اچھا چل رہا ہے۔چپ چاپ بیٹھو اور آگے بتاؤ۔''حیات نے سکون سے اسے واپس بیٹھ جانے کا اشارہ کیا۔

صارم بے بسی سے واپس صوفے پر بیٹھ گیا۔اس بار وہ صوفے پر آلتی پالتی مار کر بیٹھ گیا۔

''تین لمبے سانس لو پہلے۔''

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

صارم نے تین لمبے، پرسکون سانس لئے۔

"اب بتاؤ وہ چہرہ۔۔۔وہ کیسا تھا۔۔۔" حیات نے پین کو دو انگلیوں میں دبا کر اسے دائیں بائیں ہلانا شروع کر دیا۔

"وہ بہت خوفناک تھا۔اس کے لمبے دانت تھے۔یوں لگ رہا تھا جیسے ابھی اپنے دانتوں سے چھیڑ پھاڑ دے گا۔اسکا چہرے دیکھتے ہی میرے قدم جیسے برف ہو جاتے ہیں اور بھاگنے کی کوشش کی باوجود مجھ سے بھاگا نہیں جاتا۔اسکی آنکھیں بہت بڑی تھی، کالی، نہیں ایسی تھیں کہ جس میں جھانکوں تو ایسا محسوس ہو جیسے کسی بلیک ہول میں جھانک رہے ہیں۔وہ نہ تو انسان تھا نہ جانور۔اسکی کے نین نقش انسان اور بھیڑیے جیسے ہیں۔لیکن نہ تو وہ مکمل انسان لگتا ہے نہ جانور۔" صارم ایک لمحے کو رکا پھر بولا۔"اسکا قد بھی بہت اونچا تھا۔وہ روز مجھے اتنا ہی دکھائی دیتا ہے۔میری کبھی ہمت ہی نہیں ہوئی کہ اسکے جسم کو دیکھ سکوں۔پھر اچانک وہ مجھ پر حملہ کر دیتا ہے اور میں نیند سے ڈرا، سہما بیدار ہو جاتا ہوں۔"

حیات نے سارا تفصیل خاموشی سے سنی تھی اور یوں لگ رہا تھا جیسے اس پر ذرا برابر بھی اثر نہیں پڑا۔

''مجھے سونے سے ڈر لگتا ہے۔'' صارم نے اپنا مسئلہ پھر سے دہرایا۔

''نہیں آج رات جب وہ خواب آئے تو تم بارش کو دیکھ کر بھاگو گے نہیں بلکہ اس حیوان کی تلاش کرو گے۔'' حیات بولا۔ ''تم ڈرے بنا پتا لگاؤ گے کہ اسے آخر چاہیے کیا۔ وہ تم سے کیا چاہتا ہے۔''

''ہم اپنے خواب کنٹرول نہیں کر سکتے حیات۔'' صارم بے بسی سے بولا۔

''شاید یہ خواب نہیں ہے۔'' حیات سسپنس بنانے کے لئے کچھ لمحے رکا۔ ''ہو سکتا ہے یہ ایک بلاوا ہو۔ وہ حیوان تمہیں کچھ بتانا چاہتا ہو۔ ہو سکتا ہے وہ کسی اور دنیا سے تمہارے خوابوں میں آتا ہو تاکہ تم اسکی۔۔۔ کیا پتا شاید مدد کر سکو۔''

''مجھے نہیں لگتا۔ یہ صرف nightmares ہیں۔ یہ کوئی بلاوا نہیں ہے۔'' صارم صوفے سے اٹھا۔ ''اور اس سب سے مدد نہیں ملی۔'' صارم کا اشارہ حیات کا تھراپسٹ بن کر اسکی بات سننے کی طرف تھا۔

''اچھا یار۔۔۔'' حیات نے چھوٹی سی نوٹ بک کو بند کیا۔

بند کرتے ہوئے کچھ لفظ دکھائی دیے تھے مگر سمجھ نہیں آئی کہ آخر حیات نے کیا لکھا تھا۔

صارم اور حیات دونوں روم میٹس تھے اور چند ماہ پہلے ہی یہاں شفٹ ہوئے تھے۔

صارم چوبیس برس کا جوان لڑکا تھا جبکہ حیات اس سے دو برس بڑا تھا۔

یہ بوائز ہاسٹل تھا۔ جہاں دیہاتوں سے آنے والے جوان لڑکے رہا کرتے تھے۔ یہ چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں ایک طرف واش روم بنا ہوا تھا اور اسکی مخالف سمت چھوٹا سا اوپن کچن تھا۔ صارم کے بستر کے دائیں طرف ایک الماری تھی اور باتھ روم والی دیوار کے ساتھ دو الماریاں تھیں۔ کھڑکی والی دیوار کے ساتھ دو بیڈ لگے ہوئے تھے اور دونوں بیڈز میں چند فٹ کا فاصلہ تھا۔ صارم کے بیڈ کی دائیں طرف ایک دراز والی ایک چھوٹی سی میز تھی اور ایسی ہی میز حیات کے بائیں طرف تھی۔

سامنے دروازے کے ساتھ اوپر دیوار پر ایک ایل سی ڈی لگی ہوئی تھی جو کہ تب سے بند تھی جب سے وہ وہاں شفٹ ہوئے تھے۔

حیات اس کمرے میں صارم سے پہلے شفٹ ہوا تھا اور چند دن بعد ہی بلڈنگ والوں نے صارم کو بھی یہ کمرہ دے دیا۔

صارم کپڑے کی فیکٹری میں مینیجر تھا۔ صارم فطرتاً کمزور دل اور ڈرپوک سا لڑکا تھا۔

حیات اسکے مقابلے بہادر اور زندہ دل تھا۔حیات قد کے معاملے میں صارم سے چند انچ چھوٹا تھا۔

حیات زیادہ تر گھر ہی پایا جاتا۔وہ غالباً نوکری کی تلاش کر رہا تھا۔

صارم اور حیات، دونوں میں کوئی خاص گہری دوستی نہ تھی مگر کافی دن سے صارم کے چیخ کررات کو اٹھ جانے کی وجہ سے حیات نے اس سے دوستی کرنے کا فیصلہ کیا۔حیات نے اسکا مسئلہ سن کر حل نکالنے کا سوچا اور آج کام پر جانے سے پہلا سارا معاملہ سن بھی چکا تھا۔

صارم کو ایک ہی برا خواب بار بار دکھائی دے رہا تھا۔

''میں کام کے لئے نکل رہا ہوں۔'' صارم نے اپنا آفس بیگ کندھے پر لٹکایا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

حیات نے اسکے جاتے ہی دروازہ لاک کیا اور تیزی سے صارم کے بیڈ کی طرف آیا۔بیڈ پر اسکا بستر تہہ شدہ حالت میں پڑا ہوا تھا۔

حیات نے بستر کو اٹھا اور لمبے لمبے سانس لے کر سونگھنے لگا۔

اسے صارم اور بستر کے باسی ہونے کی ملی جلی مہک محسوس ہوئی۔

حیات مسلسل اسے سونگھ رہا تھا۔

اچانک دروازے پر زور سے دستک ہوئی۔اس نے بے بیزاری سے دروازے کی طرف دیکا۔

''کون ہے۔۔۔''اس نے آواز لگائی۔

اس کے ماتھے پر چند لکیریں ابھری تھیں۔

''حیات دروازہ کھولو! میں موٹر سائیکل کی چابی بھول گیا ہوں۔''صارم کی آواز اسکی سماعتوں سے ٹکرائی۔

حیات نے فوراً صارم کا بستر ٹھیک کیا اور دبے پاؤں بھاگ کر دروازہ کھول دیا۔

صارم دروازہ کھلتے ہی تیزی سے آیا۔اس نے اپنے بیڈ کی سائیڈ پر رکھی میز کی دراز کھولی اور چابی نکال لی۔

اسکی نظر اپنے بستر پر گئی۔اس نے ایک لمحہ اسے دیکھا اور تیزی سے کمرے سے نکل گیا۔

حیات اپنے بیڈ کی طرف آگیا۔اس نے صارم کی الماری کے رکھی گندے کپڑوں والی ٹوکری کو دیکھا۔

اس ٹوکری میں صارم کے کل والے کپڑے پڑے ہوئے تھے۔

وہ اٹھا اور ٹوکری کے پاس چلا آیا۔

اس نے صارم کی قمیض پکڑی اور اسے اپنے بیڈ کی طرف لے آیا۔

اس نے اپنی قمیض اتاری اور اسکی قمیض پہن لی۔

اسکا چہرہ سپاٹ تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

—☆☆☆—

صارم شام کو گھر آیا تو حیات سو رہا تھا۔کمرے کی ایک چابی صارم کے پاس بھی تھی جو کہ بائیک کی چابی کے ساتھ ایک ہی کی چین میں لگی ہوئی تھی۔

صارم نے حیات کو ایک نظر دیکھا جو غالباً گہری نیند میں سو رہا تھا۔

وہ اپنے بیڈ کی طرف آیا۔اس نے کندھے پر لٹکتا بیگ بیڈ پر اچھالا اور کھڑکی کی طرف آ گیا۔

باہر موسم خراب ہو رہا تھا۔کالے بادل بار بار گرج رہے تھے اور یہ گرجتے بادل برسنے کو تیار تھے۔

صارم وہاں کچھ دیر طوفانی ہواؤں سے لطف اندوز ہو کر کچن سائیڈ چلا آیا۔اس نے آج لنچ بھی نہیں کیا تھا۔

اس نے ہاتھ دھوئے اور ڈبل روٹی نکال کر اس پر جیم لگانے لگا۔

جیم لگاتے ہوئے صارم کی نظر حیات پر پڑی۔وہ آنکھیں کھولے لیٹا تھا۔وہ سامنے دیوار کو دیکھ رہا تھا۔

"حیات جاگ رہے ہو۔۔۔تم کھاؤ گے۔" صارم نے اسے پکارا۔

حیات ابھی تک اسی دیوار کو دیکھ رہا تھا۔صارم نے غور سے اسے دیکھا۔

"حیات۔۔۔"اسکی آواز دھیمی ہوئی۔

Clubb of Quality Content

حیات نے اسے کوئی جواب نہیں دیا اور نہ اسکی طرف دیکھا۔

"حیات۔۔۔" صارم نے ڈبل روٹی کو ایک طرف کیا اور اسکی طرف چلا آیا۔

صارم نے اسکے کندھے کو ہلایا مگر حیات تو جیسے پتھر بن گیا تھا۔

نے ہاتھ ہوا اسکی آنکھوں کے آگے لہرایا۔وہ پلکوں کو بھی جھپک نہیں رہا تھا۔

یوں لگ رہا تھا جیسے وہ ایک ہی جگہ stuck ہو گیا ہو۔

صارم کے دماغ میں خطرے کی گھنٹی بجی۔اس نے حیات کو کھینچ کر بیڈ پر سیدھا کیا اور زور زور سے اسکے سینے کو pump کرنے لگا۔

"حیات۔۔۔"

اچانک حیات زور زور سے سانس لینے لگا۔یوں لگ رہا تھا جیسے وہ مرتے مرتے بچا ہو۔

اسے ہوش آچکا تھا۔

"کیا ہوا تھا تمہیں۔۔۔تم ٹھیک تو ہو۔" صارم گھبرایا ہوا تھا۔

"کچھ نہیں ہوا۔۔۔سو رہا تھا۔۔۔" حیات سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔"تم جلدی آگئے آج۔"

Clubb of Quality Content

"ہاں۔۔۔ مگر تم ٹھیک تو ہو۔ ڈاکٹر کو بلاؤں اگر کہتے ہو تو۔" صارم کو اسکی سچ میں فکر ہو رہی تھی۔

"نہیں یار میں ٹھیک ہوں۔ تم کیا بنا رہے تھے۔" حیات پر سکون انداز میں گویا ہوا۔ "تم میری فکر مت کیا کرو۔ میں ٹھیک ہوں۔"

"ہوں۔۔۔" صارم سوچتا ہوا دوبارہ ہاتھ دھو کر ڈبل روٹی پر جیم لگانے لگا۔ "کھاؤ گے تم۔"

"ہاں کھاؤں گا۔" حیات نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

صارم نے اسے جانچتی ہوئی نظروں سے دیکھا اور اسکے لئے بھی بریڈ پر جیم لگانے لگا۔

"تم آفس سے جلدی آگئے آج۔" حیات بولا۔

"ہاں موسم کی خرابی کی وجہ سے۔" صارم نے پلیٹ میں بریڈ رکھے اور اسکے بیڈ کی طرف آگیا۔

"یہ لو۔" اس نے بریڈ کے چار پیس اسکے سامنے رکھے۔

Clubb of Quality Content

وہ واپس مڑا اور اپنی پلیٹ پکڑ کر اپنے بیڈ کی طرف آگیا۔

"ویسے حیات تمہیں کوئی نوکری ملی۔"

"نہیں یار ابھی کہاں۔" حیات نے بتایا۔ "آج دوپہر گیا گیا ایک جگہ۔ بہت اچھی جگہ تھی۔ شاید وہ نوکری مل جائے گی۔"

یہ بولتے ہوئے اسے دوپہر والا واقع یاد آیا۔ اس نے صارم کی قمیض پہنی تھی۔ اسے صارم کی مہک یاد آئی۔

"اچھی بات ہے کہ تمہیں نوکری مل جائے گی۔" صارم نے دانتوں سے ڈبل روٹی کا ٹکرا توڑا۔

حیات نے عجیب سے نظروں سے صارم کو دیکھا۔ صارم ڈبل روٹی کھانے میں مصروف تھا۔

حیات نے جلدی جلدی ڈبل روٹی کھائی اور اٹھ کر صارم کی طرف آیا۔

"کھالیا۔۔۔" حیات بولا۔ "لاؤ مجھے دو پلیٹ، میں دھو دیتا ہوں۔"

صارم نے آخری ٹکرا منہ میں ڈالا اور پیلٹ اسکی طرف بڑھادی۔

"مجھے کچھ دیر آرام کرنا ہے۔ ہو سکے تو برتن دھونے کے بعد لائٹ بند کر دینا۔ پھر میں جب جاگوں گا تو باہر سے کچھ لے آؤں گا کھانے کے لئے۔" صارم اسے اپنے منصوبے سے آگاہ کر کے لیٹ گیا۔

حیات برتن دھوتے ہوئے صارم کو ہی دیکھ رہا تھا۔ اسکی نظروں میں عجیب سے جذبات تھے۔

صارم نے کروٹ بدلی۔

حیات نے برتن دھو کر ایک طرف رکھے اور کمرے کی لائٹ بن کر کے چھوٹا سرخ بلب چلادیا۔

اس سے سارے کمرے میں سرخ روشنی پھیل گئی۔

صارم نے پیروں کی طرف رکھی چادر کھینچی اور سر تک تان کر سو گیا۔

کچھ دیر بعد حیات اسکے قریب آیا اور منہ میں کچھ پڑھ کر اس پہ پھونکیں مارنے لگا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہ دس منٹ اسکے پاس کھڑا رہا اور منہ میں کچھ بڑبڑاتے ہوئے بار بار اس پر پھونکیں مارنے لگا۔

حیات نے اپنے دائیں ہاتھ کو اسکے چہرے کے اوپر فضا میں گول گول گھمایا۔

—☆☆☆—

صارم نیند سے ایک گہری سانس لے کر بیدار ہوا تو بے چین لگ رہا تھا۔ وہ گہرے گہرے سانس لے رہا تھا۔

اس کے چہرے کی ہوائیاں اڑی ہوئی تھیں اور اسکا بدن پسینے سے شر بور تھا۔

اس نے بائیں طرف دیکھا۔ حیات اپنے بستر پر نہیں تھا۔ اس نے کچن کی طرف دیکھا۔ وہ وہاں بھی نہیں تھا۔

صارم اٹھا اور منہ ہاتھ دھونے کی غرض سے باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔

کچھ منٹوں بعد جب وہ باہر نکلا تو حیات کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔

"صارم۔۔۔ بیٹھو۔" حیات نے صوفے کی طرف اشارہ کیا۔

صارم ٹاول سے منہ صاف کر کے صوفے پر آ کر بیٹھ گیا۔

''تم نیند میں بول رہے تھے اور بہت گہری سانسیں لے رہے تھے۔بتانا چاہوں گے تم نے کیا دیکھا۔'' حیات نے چشمہ لگا رکھا تھا۔

''نہیں۔۔۔میں نہیں بتانا چاہتا اور تم یہ ناٹک بند کرو پلیز۔'' صارم جل کر بولا۔

وہ پہلے ہی پریشان تھا اور اوپر سے حیات کا ناٹک۔

''ہو سکتا ہے میں کوئی حل۔۔۔''

''بس کرو یار۔تم کوئی تھراپیسٹ نہیں ہو، جو میرا مسئلہ سن کر حل نکالے گا۔'' صارم کا لہجہ طنزیہ تھا۔ ''تم کوئی اصلی نوکری کیوں نہیں تلاش کرتے۔''

''اب تم زیادہ بول رہے ہو۔'' حیات نے چشمہ اتار کر سامنے رکھی چھوٹی سی میز پر رکھ دیا۔

''زیادہ۔۔۔ہاں۔۔۔'' صارم صافے پر بیٹھ گیا۔ ''تم جاننا چاہتے ہو میں نے خواب میں کیا دیکھا۔ہاں بولو۔''

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ہاں بتاؤ۔" حیات پر سکون انداز میں بولا۔

"میں نے تمہیں دیکھا۔ میں نے دیکھا تم میرے اندر گھس گئے ہو اور مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میں پانی میں ڈوب کر مر رہا ہوں اور ایسا فیل ہوا جیسے تم، میں بن رہے اور میں مر رہا ہوں۔ وہ خواب، حقیقت جیسا لگ رہا تھا۔" صارم بے چینی سے بول رہا تھا۔ "مجھے نہیں پتا مگر۔۔۔ مجھے تمہارے ساتھ نہیں رہنا۔"

"مطلب وہ تمہارا آخری خواب تھا۔" حیات سوچتے ہوئے بولا۔ "تمہارا وقت آگیا ہے صارم۔"

"کیا کہہ رہے ہو تم۔۔۔" صارم اسکی بے تکی باتوں پر حیران ہو رہا تھا۔

حیات پر سکون انداز میں کھڑا ہوا۔

صارم نے بے چینی سے اسے دیکھا۔

حیات نے یک دم چھلانگ لگا کر صارم پر حملہ کر دیا۔ صارم جو کہ اس حملے کے لئے تیار نہ تھا، زمین ہر گر گیا۔

حیات اسکے اوپر تھا اور اسکے دونوں بازو پکڑ کر منہ میں کچھ بڑبڑا رہا تھا۔

صارم مچھلی کی طرح تڑپتا ہوا اسے گالیاں دینے لگا اور خود کو اسے سے آزاد کرانے کی کوشش کرنے لگا مگر حیات نے مضبوطی سے اسے پکڑ رکھا تھا۔

حیات موم بتی کی طرح پگھلنے لگا۔ وہ سچ میں پگھل رہا تھا۔

صارم کی آنکھیں یہ سب دیکھ کر کھلی کی کھلی رہ گئی۔ ایک انسان موم بتی کی طرح اس پر پگھل رہا تھا۔

وہ موم کی طرح اسکے کپڑوں کو جلاتا ہوا اسکے جسم سے چمٹنے لگا۔

حیات کے ہاتھ آخر میں پگھلے تھے۔ اس وقت تک ایک جیتا جاگتا انسان پگھل کر دوسرے انسان کے ساتھ چمٹ چکا تھا۔

صارم مسکرایا۔

کیا وہ سچ میں صارم تھا؟

—☆☆☆—

"آج میں نے اپنا ساتواں شکار کیا۔مجھے افسوس ہے ہے صارم اب نہیں رہا مگر یہ میری ضرورت تھی۔اسے مارتے وقت دکھ تو بہت ہوا مگر مجھے وہ کرنا ہی تھا۔اتنے دنوں کی منصوبہ بندی،ٹوٹکے اور طاقت ضائع کرنے کے بعد اگر میں اسے زندہ چھوڑ دیتا وہ میری کم ظرفی ہوتی۔"

وہ اپنی ڈائری پر لکھ رہا تھا۔

"صارم کا جسم بہت اچھا لگ رہا ہے مجھے اور اب مجھے ساری زندگی اسی میں رہنا ہے۔"

حیات نے صارم کے جسم پر قبضہ کر لیا تھا۔صارم اب اس جسم میں نہیں تھا۔وہ مر چکا تھا۔

"جب میں نے اسے پہلی دفعہ دیکھا تھا۔مجھے اسکے پسینے کی خوشبو نے اپنی طرف کھینچا تھا۔میں نے سوچ رکھا تھا کہ میں اس حیات نامی لڑکے کے بدن میں باقی کی زندگی گزاروں گا مگر ہر بار کی طرح میرے اندر کی دل نامی چیز مچلی اور میں نے صارم کو اپنا اگلا شکار بنا لیا۔"

اس کے ہاتھ تیزی سے چل رہے تھے۔" اسکا پسینہ مجھے اپنی طرف کھینچتا تھا۔میں نے اس پر ٹوٹکے کرنا شروع کیے جس کی وجہ سے اسے برے خواب آنا شروع ہوئے۔میں نے اس سے دوستی کرلی تاکہ اسکے دل اور دماغ کی کیفیت جان سکوں۔"

اس نے اتنا لکھنے کے بعد ایک نظر صارم کی الماری کی طرف دیکھا۔

"میں کپڑے پہن لوں پہلے۔"اس نے سوچا۔

وہ بنا لباس کے بیٹھا تھا۔

اس کے جسم ہر موم سی چپکی ہوئی تھی۔یہ موم حیات کی جِلد تھی جو صارم کے جسم پر چپکی ہوئی تھی۔

اس نے صارم کے کپڑے پہنے اور واپس کرسی پر بیٹھ گیا۔

"میں اس بدن میں اچھا لگ رہا ہوں۔"اس نے مسکراتے ہوئے خود سے ہی کہا تھا۔

"اب مجھے انسانوں کی طرح نارمل زندگی گزارنی ہے۔"

اس نے ڈائری کھولی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ایک لمحہ سوچنے کے لئے رکا اور پھر لکھنے لگا۔

”اسے برے خواب آنے لگے اور وہ الجھن کا شکار ہو گیا اور پھر وہی ہوا جو سب کے ساتھ ہوا تھا۔ اسے کچھ ہی دنوں میں محسوس ہو گیا کہ اسے مجھ سے خطرہ ہے۔ میں نے موقع دیکھتے ہی اس پر حملہ کر دیا اور اب میں اس کے اندر ہوں اور وہ مر چکا ہے۔ مجھے اس کے اندر جاتے ہوئے جو لطف ملا وہ کبھی کسی پر قبضہ کرتے ہوئے نہیں ملا۔“

اس نے اتنا لکھنے کے بعد ڈائری بند کر دی۔ یہ چمڑے کی بنی چھوٹی سی ڈائری تھی۔

اس نے اسے جیب میں ڈالا اور اٹھ کر صارم کے کپڑے ایک بیگ میں ڈالنے لگا۔

اسے اب کسی دوسرے شہر جانا ہو گا۔

اس نے کسی پر قبضہ تو کر لیا مگر وہ اسکی پہچان کو چوری نہیں کر سکتا۔

اسے اب یہاں سے دور جانا ہو گا، جہاں اس صارم نامی شخص کو کوئی نہ جانتا ہو۔

اس نے کپڑے بیگ میں ڈالے اور باہر نکل آیا۔

—☆☆☆—

Clubb of Quality Content

وہ باہر سڑک پر نکل آیا۔ ہلکی ہلکی بارش بھی ہونے لگی تھی۔

اس نے بازو کو ناک کے قریب کر کے اسے سونگھا۔

"یہ فیلنگ ہی الگ ہے۔"

وہ بس اڈے کی طرف جا رہا تھا۔

مگر وہ تھا کیا۔

وہ ایسی آکاس بیل تھا۔ جو برے خواب دکھا کر جسموں پر قبضہ کیا کرتا تھا۔

—☆☆☆—

ختم شد

Clubb of Quality Content!

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

Clubb of Quality Content!

www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842